Adab-e-Murshid (Volume 1)

Abu Junaid Gulam-e-Ahmed Raza Qadri

تقریظ

شہزادۂ خلیلِ ملت علیہ الرحمۃ مفتی اعظم سندھ

ابو حماد حضرت علامہ مولانا احمد میاں قادری برکاتی دامت برکاتہم العالیہ

استاذ التفسیر والحدیث والفقہ مہتمم دار العلوم احسن البرکات حیدرآباد (سندھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مرتب رسالہ ھذا ابو جنید غلام احمد رضا قادری سلمہ الرحمٰن نے مرشد کے آداب پر یہ چند افادات لکھ کر کوزہ میں دریا بند کردیا ہے۔ اس جامع تحریر سے ان شاء اللہ عزوجل مریدین کو بہت فائدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

احمد میاں برکاتی

خادم الحدیث الشریف
دار العلوم احسن البرکات

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ
۱۶ اگست ۲۰۰۱ء حیدرآباد

"مضامین"

۱۔ ابتدائیہ

صفحہ نمبر ۱ تا صفحہ نمبر ۶

۲۔ مرشدِ کامل کے اوصاف

صفحہ نمبر ۷ تا صفحہ نمبر ۹

۳۔ آدابِ مرشدِ کامل

صفحہ نمبر ۱۰ تا صفحہ نمبر ۲۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ابتدائیہ

ہو سکتا ہے شیطن یہ رسالہ آپ کو نہ پڑھنے دے مگر شریعت و طریقت کی راہ میں ناواقفیت کی بنا پر ہونے والے ناقابلِ تصور نقصان سے بچنے کے لئے اول تا آخر اس رسالے کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔

فَیضانِ اولیاء رحمہم اللہ

علماءِ کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم رسول اکرم ﷺ کی ایک صفت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کا "تزکیہ" فرماتے ہیں یعنی جن کے دل شیطانی وسوسوں اور نفسانی سیاہ کاریوں سے آلودہ ہو چکے ہوں وہ بھی جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نظر کرم کے فَیضان سے مستفیض ہوتے ہیں تو انکے ظاہر و باطن پاک و صاف ہو جاتے ہیں آقا و مولیٰ ﷺ کے فَیضانِ رحمت کا سلسلہ صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین اور پھر انکے فیض یافتگان اولیائے کاملین کے ذریعے جاری رہا جن میں **غوث الاعظم** شیخ عبدالقادر جیلانی، عارفِ ربانی **داتا گنج بخش علی** ہجویری، قطبُ المشائخ **خواجہ غریبِ نواز** اجمیری، سید الاولیاء **بابا فرید الدین** گنج شکر، عارف باللہ خواجہ **بہاؤ الدین** نقشبند اور سیدنا **شیخ شہاب الدین** سہروردی رحمہم اللہ کو معرفت و حقیقت کا جو اعلیٰ مقام نصیب ہوا اسکی مثال نہیں ملتی۔

شریعت و طریقت ان نفوسِ قدسیہ کے روحانی تصرفات اور باطنی فیوض و برکات کے باعث ہر دور میں حق کی شمع فروزاں رہی اور ایسے اہلِ نظر پیدا ہوتے رہے جو نامساعد حالات کے باوجود باطل کے خلاف برسرِ پیکار رہے اور شریعت و طریقت کی روشنی میں لوگوں کے ظاہر و باطن کی اصلاح کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

(تصوف و طریقت صفحہ نمبر ۲۰)

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۱)

ترجمہ کنزالایمان :۔ "جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے"۔

خزائن العرفان فی تفسیر القرآن میں حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ "اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنا لینا چاہئے ۔ شریعت میں تقلید کر کے اور طریقت میں بیعت کر کے تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح امام نہ ہو گا تو اس کا امام شیطٰن ہو گا۔ اس آیت میں (۱) تقلید (۲) بیعت اور مریدی سب کا ثبوت ہے"۔

پُر فتن دور موجودہ زمانے میں بیشتر لوگوں نے "پیری مریدی" جیسے اہم منصب کو حصولِ دنیا کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ بیشمار بد عقیدہ اور گمراہ لوگ تصوف کا ظاہری لبادہ

اوڑھ کر لوگوں کے دین وایمان کو برباد کررہے ہیں، اور انہی غلط کار لوگوں کو بنیاد بنا کر "پیری مریدی" کے مخالفین اس پاکیزہ رشتے سے لوگوں کو بد گُمان کررہے ہیں۔ دور حاضر میں پیری مریدی کا سلسلہ وسیع تر ہے لیکن کامل و ناقص پیر کا امتیاز بالکل خَتم ہے اور جو کسی کامل مرشد کے دامن سے وابستہ ہیں بھی تو انہیں اپنے مرشد کے ظاہری و باطنی آداب سے آشنائی نہیں۔

جس کی وجہ سے فیضِ مرشِد کے تَشنِگان (یعنی پیاسے) اپنی سوکھی زَبانیں تو دیکھ رہے ہیں مگر آدابِ مرشِد سے بے توجہی جو کہ مرشِد سے ملنے والے فَیض سے سیرابی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اس پر بالکل دھیان نہیں دیتے۔

اَہم ضَرورت ان حالات میں اس بات کی اشد ضَرورت تھی۔ کہ کوئی ایسی تحریر ہو جس سے موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ناقص اور کامل مرشد کی پہچان بھی ہو اور کامل مرشِد کے دامن سے وابستگان کو آدابِ مرشد سے مطلع کر کے ناواقفیت کی بنا پر طریقت کی راہ میں ہونے والے ناقابلِ تصور نقصان سے بھی بچایا جاسکے۔ اس حقیقت کو جاننے کے لئے اور مرشِدِ کامل کے آداب سمجھنے کے لئے آئندہ صفحات میں چند ضَروری آداب پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

فَیضِ مرشِد کا ذریعہ جس کسی خوش نصیب کو مرشدِ کامل کے دامن سے وابستگی حاصل ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے مرشد سے فَیض پانے کے لئے پیکرِ ادب بن

جائے اس لئے کہ طریقت کے اکثر معاملات کا انحصار آداب پر ہے۔

قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے : یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ (سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱ پارہ نمبر ۲۶)

ترجمہ کنزالایمان : اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا اور جانتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (سورۃ الحجرات آیت ۲)

ترجمہ کنزالایمان : اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے اور ان کے حضور چلا کر بات نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو۔ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

بے ادبی کی نحوست روح البیان میں ہے کہ پہلے زمانے میں جب کوئی نوجوان کسی بوڑھے آدمی کے آگے چلتا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے (اسکی بے ادبی کی وجہ سے) زمین میں دھنسا دیتا تھا۔ (صفحہ نمبر ۶۲ جلد ۹)

ایک اور جگہ نقل ہے کہ کسی شخص نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں فاقہ کا شکار رہتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو کسی بوڑھے (شخص) کے آگے

چلا ہو گا۔ (روح البیان پارہ ۱۷)

اس سے معلوم ہوا کہ آدمی بے ادبی سے دنیا و آخرت میں مَردُود ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ابلیس کی تو لاکھ برس کی عبادت ایک بے ادبی کی وجہ سے برباد ہو گئی اور وہ مَردُود ٹھہرا۔

(۱) **حضرت ابوعلی رود باری** علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ بندہ ادب سے خدا تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اطاعت سے جنت تک۔ (نزہۃ المجالس صفحہ نمبر ۱۵۷)

(۲) **حضرت ذُوالنُّون مِصری** علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ جب کوئی مرید ادب کا خیال نہیں رکھتا۔ تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔

(صفحہ نمبر ۲۳۹)

(۳) **حضرت ابنِ مبارک** علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمیں زیادہ علم حاصل کرنے کے مقابلے میں تھوڑا سا ادب حاصل کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

(صفحہ نمبر ۱۳۷)

اَدَب کی بَرَکتیں قرآنِ پاک میں باادب خوش نصیبوں کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ
الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی ط لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ o

(سورۃ الحجرات آیت نمبر ۳)

ترجمہ کنزالایمان :۔ بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ روح البیان صفحہ ۶۶ جلد ۹ میں ہے "وفی الایۃ اشارۃ الی غض الصوت عند الشیخ المرشد ایضا لانہ الوارث ولہ الخلافۃ" (یعنی اس آیت مبارکہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ شیخ و مرشد کے پاس بھی آواز پست رکھی جائے۔ کیونکہ مرشد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث و نائب ہوتا ہے۔

اہم بات پس اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے سچے نائبوں کا ادب بجالاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو تقوی کے لیے خاص کر دیا ہے۔ امید ہے کہ تمام مسلمان بھائی باادب خوش نصیبوں میں شامل ہونے کے طریقے کار کو جاننے کے لئے آگے دیئے گئے آداب توجہ کے ساتھ ضرور پڑھیں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کا گہری نظر سے مطالعہ نہ صرف سابقہ زندگی میں کی گئی کوتاہیوں کی نشاندہی کرے گا۔ بلکہ زیرِ مطالعہ رکھنے والوں کی آئندہ زندگی کے لئے بھی رہنمائی کرے گا۔ اللہ عزوجل ہمیں آدابِ مرشدِ کامل ذوق و شوق سے جاننے اور ان پر عمل پیرا ہو کر فیضِ مرشد لوٹنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

سگِ عطار غلام احمد رضا عطاری

مرشدِ کامل کے اوصاف و شرائط

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت **مولانا شاہ احمد رضا خان** محدث بریلوی رضی اللہ عنہ اور حجۃ الاسلام **محمد بن محمد ابو حامد الغزالی** رضی اللہ عنہ نے اوصافِ مرشد کے بارے میں بڑے پیارے انداز میں وضاحت فرمائی ہے اور یوں مرشد کی جانچ کا طریقہ ارشاد فرما کر امت کو صحیح رہنمائی عطا کی ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاوی افریقہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مرشد یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پر نور سید المرسلین ﷺ تک متصل ہو جائے۔ اس کے لئے چار شرائط ہیں۔

پہلی شرط: (۱) مرشد کا سلسلہ باتصالِ صحیح حضور اقدس ﷺ تک پہنچا ہو بیچ میں منقطع نہ ہو کہ منقطع کے ذریعہ سے اتصال ناممکن ہے۔ (۲) بعض لوگ بلا بیعت محض بزعم وراثت اپنے باپ دادا کے سجادے پر بیٹھ جاتے ہیں یا بیعت کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی بلا اِذن مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں یا (۳) سلسلہ ہی وہ ہو کہ قطع کر دیا گیا اس میں فیض نہ رکھا گیا، لوگ برائے ہوس اس میں اِذن و خلافت دیتے چلے آتے ہیں یا (۴) سلسلہ فی نفسہ صحیح تھا مگر بیچ میں ایسا کوئی شخص واقع ہوا جو بوجہ انتفائے بعض شرائط قابلِ بیعت نہ تھا اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں منقطع ہے

ان تمام صورتوں میں اس بیعت سے ہرگز اتصال حاصل نہ ہو گا۔ بیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگنے کی مت جدا ہے۔

دوسری شرط: مرشد سنی صحیح العقیدہ ہو۔ بد مذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ ﷺ تک۔ آج کل بہت کھلے ہوئے بد دینوں بلکہ بے دینوں کہ جو بیعت کے سرے سے منکر و دشمنِ اولیاء ہیں مکاری پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے۔ ہوشیار! خبردار! احتیاط! احتیاط!۔

تیسری شرط: (۱) مرشد عالم ہو۔ یعنی کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بِلا کسی امداد کے اپنی ضروریات کے مسائل کتاب سے نکال سکے۔ کُتب بینی اور افواہِ رجال (یعنی لوگوں سے سن سن کر) بھی عالم بن سکتا ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ فارغ التحصیل ہونے کی سَنَد نہ شرط ہے نہ کافی بلکہ علم ہونا چاہیئے (۲) علم فِقہ اس کی اپنی ضروریات کے قابل کافی (۳) اور عقائدِ اہلسنت سے لازمی پورا واقف ہو (۴) کُفر واسلام و ضلالت و ہدایت کے فرق کا خوب عارف (یعنی جاننے والا) ہو۔

چوتھی شرط: مرشد فاسِقِ معلن (اعلانیہ گناہ کرنے والا) نہ ہو۔ اس شرط پر حصولِ اتصال کا توقف نہیں۔ کہ فجور و فِسق باعث فسخ نہیں۔ مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب اور دونوں کا اجتماع باطل۔ ("اسے امامت کے لئے آگے کرتے میں اس کی تعظیم ہے اور شریعت میں اس کی توہین واجب ہے۔")

مرشدِ ایصال: شرائط مذکورہ (یعنی جن شرطوں کا ذکر کیا گیا) کے ساتھ (۱) مفاسدِ نفس (نفس کے فتنوں) (۲) مکائدِ شیطان (۳) مصائدِ ہوا سے آگاہ ہو (۴) دوسرے کی تربیت جانتا اور (۵) اپنے متوسل پر شفقت تامہ رکھتا ہو کہ اس کے عیوب پر اسے مطلع کرے ان کا علاج بتائے، (۶) جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں انھیں حل فرمائے۔

(حُجۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کامل مرشِد کے اوصاف یوں بیان فرماتے ہیں۔)

کہ رسول اللہ ﷺ کا نائب جس کو کہ مرشد بنایا جائے، اس کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ عالم ہو۔ لیکن ہر عالم بھی مرشدِ کامل نہیں ہو سکتا۔ اس کام کے لائق وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جس میں چند مخصوص صِفات ہوں۔ یہاں ہم اِجمالی طور پر چند اوصاف بیان کرتے ہیں تاکہ ہر سر پھرا گمراہ شخص مرشد و رہبر بننے کا دعویٰ نہ کر سکے: آپ فرماتے ہیں مرشد وہ ہی ہو سکتا ہے۔

مَدَنی اوصاف (۱) جو دنیا کی محبت اور دنیوی عزت و مرتبے کی چاہت سے منہ موڑ

کر ایسے کامل مرشد سے بیعت کر چکا ہو جس کا سلسلہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ تک پہنچتا ہو۔ (۲) اس شخص نے ریاضت کی ہو (۳) حضور اکرم ﷺ کے احکامات کی تعمیل کی ہو (۴) وہ شخص تھوڑا کھانا کھاتا ہو۔ (۵) تھوڑی نیند کرتا ہو۔ (۶) زیادہ نمازیں پڑھتا ہو۔ (۷) زیادہ روزے رکھتا ہو۔ (۸) خوب صدقہ وخیرات کرتا ہو۔ (۹) اس کی طبیعت میں تمام اچھے اخلاق ہونے چاہئیں۔ (۱۰) صَبر (۱۱) شُکر (۱۲) توکّل (۱۳) یقین (۱۴) سخاوت (۱۵) قناعت (۱۶) امانت (۱۷) حِلم (۱۸) انکساری (۱۹) فرمانبرداری (۲۰) سچائی (۲۱) حیاء (۲۲) وقار (۲۳) سُکون اور اسی قسم کے دیگر فضائل اس کی سیرت و کردار کا جزء ہونا چاہیے۔

(۲۴) اس شخص نے نبی کریم ﷺ کے انوار سے ایسا نور اور روشنی حاصل کی ہو جس سے تمام بری خصلتیں مثلاً (۱) کنجوسی (۲) حسَد (۳) کینہ (۴) جلن (۵) لالچ (۶) دنیا سے بڑی امیدیں باندھنا (۷) غصہ (۸) سرکشی وغیرہ اس روشنی میں ختم ہو گئی ہوں۔

صحیح طریقت عِلم کے سلسلے میں کسی کا محتاج نہ ہو سوائے اس مخصوص عِلم کے جو ہمیں پیغمبر اسلام ﷺ سے ملتا ہے۔ یہ مذکورہ اوصاف کامل مرشدوں یا پیرانِ طریقت کی کچھ نشانیاں ہیں۔ جو رسولِ خدا ﷺ کی نائبی کے لائق ہیں۔ ایسے مرشدوں کی پیروی کرنا صحیح طریقت ہے۔

ظاہری وباطنی ادب امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ ایسے پیر بڑی مشکل سے ملتے ہیں اگر یہ دولت کسی کو حاصل ہوئی اور یہ توفیق نصیب ہوئی کہ ایسا کامل مرشد مل گیا اور وہ مرشد اسے اپنے مریدوں میں شامل بھی کرلے تو اس مرید کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کا ظاہری و باطنی ادب کرے۔ (ایّھا الوَلَد صفحہ نمبر ۵۰)

مریدین کے لئے چند ضروری اور اہم آداب پیش خدمت ہیں، بغور مطالعہ فرمائیں

یاد رکھیے جتنے فضائل و آداب آپ پڑھیں گے۔ وہ صرف مرشدِ کامل کے ہیں۔ ورنہ جاہل و بے عمل و بد عقیدہ نام نہاد پیروں کا ان فضائل سے ذرا بھی تعلق نہیں۔

آدابِ مرشدِ کامل

الشیخ ابو المواہب سیدنا **امام عبدالوہاب شعرانی** علیہ الرحمۃ اپنی مشہور زمانہ تصنیف الانوار القدسیہ فی معرفۃ قواعد الصوفیہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اصلِ کامیابی اے میرے بھائی! تو جان لے کہ مرشد کے ادب کا اعلیٰ حصہ مرشد کی محبت ہی ہے۔ جس مرید نے اپنے مرشد سے کامل محبت نہ رکھی بایں طور کہ مرشد کو اپنی تمام خواہشات پر ترجیح نہ دی تو وہ مرید اس راہ میں کامیاب نہ ہوگا۔ کیونکہ مرشد کی محبت کی مثال سیڑھی کی سی ہے۔ مرید اس کے ذریعے ہی سے چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ کو پہنچتا ہے۔ اور جس نے رسول اللہ ﷺ جو کہ بندوں کو حق سے ملا دینے والے ہیں سے محبت نہ رکھی تو وہ منافق ہوا اور منافق جہنم کے نچلے طبقے میں ہوگا۔

جھوٹا مرید جب تو نے اس بات کو جان لیا تو اب تو اپنے مشائخ کے محبین (یعنی اپنے سلسلے کے بزرگوں سے محبت رکھنے والوں) کے بعض اوصاف سے اپنی ذات کو آزمالے اور اپنی سچی اور جھوٹی محبت میں فرق کرلے۔

اب میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتا ہوں کہ تمام اہلِ طریقت نے اتفاق کیا ہے کہ محبتِ مرشد میں صادق مرید کی علامات میں ایک یہ ہے کہ وہ تمام گناہوں سے توبہ کرے اور تمام عیبوں سے پاکیزگی اختیار کرے۔

جو مرید گناہوں سے آلودہ ہو کر اپنے مرشدِ کی محبت

کا دعوی کرے تو جھوٹا ہے۔ جیسا کہ اس کو اپنے مرشد سے محبت نہیں تو اسی طرح مرشد کو بھی اس سے محبت نہیں ہے۔ جب مرشد کو اس محبت نہیں ہے تو اللہ کو بھی اس سے محبت نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ سورہ المائدہ آیت نمبر ۹۳

ترجمہ کنزالایمان: ۔ اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (سورہ توبہ آیت نمبر ۴)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

اسلئے رب عزوجل کا قرب یافتہ بننے کیلئے۔ گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں پر استقامت حاصل کرنا ضروری ہے۔ غفلت کی زندگی اور بے فائدہ کاموں میں مشغولیت اللہ کی رحمت سے دوری کا سبب ہوتی ہے۔

مدنی ماحول سے دوری

(عارف باللہ **امام غزالی** علیہ الرحمۃ (ایھا الولد صفحہ نمبر ۲۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس بندے کی طرف سے اپنی نظر عنایت پھیر لی ہے اور جس کام کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اگر اس کے سوا کسی اور کام میں ایک ساعت بھی صرف ہوئی تو یہ بڑی حسرت کی بات ہوگی۔

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا! کہ جس شخص کا حال ۴۰ سال کی عمر کے بعد یہ ہو! کہ اس کی برائیوں پر بھلائیاں غالب نہ ہوں۔ تو اسے دوزخ میں جانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

نصیحت کی کڑواہٹ

ساری دنیا کے لوگوں کو یہ نصیحت کرنا بہت آسان ہے لیکن اسے قبول کرنا (یعنی اس پر عمل کرنا) بڑا مشکل ہے۔ کیونکہ جن لوگوں کے دلوں میں دنیا کی لذتیں اور نفسانی خواہشات گھر کر لیتی ہے ان کے حلق کو نصیحت وہدایت کڑوی لگتی ہے۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰی ط

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش (سورہ النجم آیت نمبر ۳۹)
ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔
فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ
ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔ اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔ (سورۃ الزلزال آیت نمبر ۸۔۷)
ایک اور جگہ ارشاد ہوا
فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا ط
ترجمہ کنزالایمان: تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو، اسے چاہیئے کہ نیک کام کرے۔ (سورہ الکھف آیت نمبر ۱۱۰)
یعنی ایمان زبان سے قبول کرنے اور دل سے ماننے اور ارکان پر عمل کرنے کو کہتے ہیں۔
(مگر یاد رہے! کہ نیک اعمال کے ساتھ ساتھ نظر رب کی رحمت پر ہی ہونی چاہیے اسکے لئے امام غزالی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں! کہ۔۔۔)

رحمت الٰہی عزوجل

یہ حقیقت بیان کرنے کے بعد اگر تیرے دل میں یہ گمان پیدا ہو کہ (شاید میں یہ کہہ رہا ہوں کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہربانی سے نہیں! بلکہ اپنے اعمال کے ذریعے بہشت میں جائے گا۔ تو یہ سمجھ لے کہ تو نے ابھی میری بات نہیں سمجھی ہے۔ تجھے معلوم ہونا چاہیئے! کہ میں یہ نہیں کہہ رہا۔ بلکہ میں یہ کہہ رہا ہوں! کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحمت سے بہشت میں جائے گا۔ لیکن جب تک بندہ اپنی عبادت و بندگی سے اپنے آپ کو اللہ عزوجل کی رحمت کے لائق نہیں بنائے گا۔ اس وقت تک اسے اللہ کی رحمت نصیب نہیں ہوگی۔ یہ حقیقت میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین ط
ترجمہ کنزالایمان: (بیشک اللہ کی رحمت نیکوں کے قریب ہے)۔
(اسی لئے نیکوں کار ہو کر مرشد کی محبت کا دعویٰ کرنا ہی درست ہے۔ مگر یاد رہے! اسکے علاوہ اور بھی مرشد کی محبت کے شرائط ہیں۔)

پیر کے مخالفین

امام شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مشائخ کبار نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ اپنے مرشد کی محبت کے شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ ـــــ

مرید اپنے مرشِد کی گفتگو کے عِلاوہ دیگر تمام لوگوں کی گفتگو سننے سے اپنے کان (بند) کرلے۔ پس مرید کسی بھی ملامت کرنے والے کی ملامت کو نہ سنے۔ یہاں تک کہ اگر تمام شہر والے لوگ کسی ایک صاف میدان میں جمع ہو کر اسے اپنے مرشد سے نفرت دلائیں (اور ہٹانا چاہیں) تو وہ لوگ اس بات پر (یعنی مرید کو مرشد سے دور کرنے پر) قدرت نہ پاسکیں۔

محبتِ مرشد شیخ حضرت **مُحی الدین ابنِ عَرَبی** قدس سرہ العزیز نے مرشِد کی محبت رکھنے والوں کے ۲۰ مدنی اوصاف اس طرح بیان فرمائے۔ کہ (۱) وہ اپنے محبوب کی مَحبت سے مقتول ہو (۲) محبوب میں فانی ہو (۳) ہمیشہ محبوب کی طرف چلنے والا ہو، یعنی باطن میں سیر الی المرشِد کرنے والا ہو (۴) بہت جاگنے والا (۵) مَحبوب کے غم میں ڈوبنے والا (۶) جو چیز اسے محبوب مرشد سے ہٹائے خواہشات دنیوی ہوں یا اُخروی سب سے علیحدہ ہونے والا (۷) جو چیز اسے مَحبوب سے روکے ان تمام سے قطع تعلق کرنے والا (۸) بہت آہ وزاری کرنے والا (۹) مَحبوب کی گفتگو اور نام مبارک سے راحت پانے والا (۱۰) مَحبوب کے غم اور دکھ میں ہمیشہ شریک ہونے والا (۱۱) مُحبوب کی خدمت گزاری میں بے ادبی سے ڈرنے والا (۱۲) اپنی طرف سے مَحبوب کے حق میں جو کچھ بھی کرے اس کو تھوڑا سمجھنے والا اور (۱۳) مُحبوب کے تھوڑے کو بہت سمجھنے والا (۱۴) مَحبوب کی اِطاعت سے چمٹنے والا۔ (۱۵) اس کی مخالِفت سے بھاگنے والا (۱۶) اپنے نَفْس سے بالکل علیحدہ ہونے والا (یعنی کوئی کام نفس کی خاطر نہ کرے) (۱۷) جن تکلیفوں سے طبیعتیں متنفر ہوتی ہیں ان پر صبر کرنیوالا (۱۸) جن مشکلات پر مَحبوب اسے کھڑا کرے ان پر مضبوطی سے قائم رہنے والا (۱۹) مَحبوب کی مَحبت میں دائمی مجنوں اور (۲۰) اس کی رِضا کو اپنے نفْس کے تمام مطالب پر ترجیح دینے والا ہو۔

غور فرمائیں پس اے بھائی! تو ان اوصاف کو جو میں نے تجھے مرشد کی محبت

کے بارے میں بیان کئے، اپنی ذات پر پیش کر۔ اگر تو نے اپنی ذات کو ان کے موافق پایا تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالا اور جان لے کہ تو عنقریب ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ مرشد کی محبت کے اس راستے سے اللہ تعالیٰ کی محبت تک پہنچ جائے گا۔ کیونکہ مشائخ کرام کی محبت و تعظیم اللہ تعالیٰ کی محبت و تعظیم کے دروازوں میں سے ہے۔ (فتوحات مکیہ باب نمبر ۱۷۸)

عارف باللہ امام شعرانی علیہ الرحمۃ کی تصنیف الانوار القدسیہ فی معرفۃ قواعد الصوفیہ سے

مریدین کے لئے مزید چند ضروری آداب

اسے توجہ سے مکمل ضرور پڑھیں۔ ان شاء اللہ عزوجل آپ اپنے قلب میں اپنے پیرومرشد کی محبت بڑھتی ہوئی محسوس کریں گے۔ اور قوی امکان ہے کہ آپکی کئی بے احتیاطیاں آپکے سامنے آجائیں۔

ادب نمبر ۱: (**اچھی حالت**) اے میرے بھائی! تو جان لے کہ سُلوک کی منزل طے کرنے والا کوئی بھی شخص مشائخ کرام کی محبت اور ان کے اچھی طرح آداب بجالانے اور ان کی بہت خدمت کئے بغیر طریقت کی ایک اچھی حالت پر کبھی نہیں پہنچا۔

ادب نمبر ۲: (**مرشد کے کمال کا اعتقاد**) سیدُنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ من لم یعتقد لشیخہ الکمال لا یفلح علی یدیہ ابدا (یعنی جو مرید اپنے شیخ کے کمال کا اعتقاد نہ رکھے وہ مرید اس مرشد کے ہاتھوں پر کبھی کامیاب نہ ہوگا۔)

ادب نمبر ۳: (**طریقت میں ناکام**) مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کو کبھی لفظ "کیوں" نہ کہے کیونکہ تمام مشائخ نے اتفاق کیا ہے کہ جس مرید نے اپنے مرشد کو "کیوں" کہا تو وہ طریقت میں کامیاب نہ ہوگا۔

ادب نمبر ۴: (**رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے دُھتکارا ہوا**) حضرت شیخ عبدالرحمٰن جیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو مرید اپنے نفس کو اپنے مرشد اور اپنے پیر بھائیوں کی محبت سے رُوگردانی کرنے والا پائے تو اسے جاننا چاہئے کہ اب اس کو اللہ تعالیٰ کے دروازہ سے دھتکارا جارہا ہے۔

ادب نمبر ۵ :۔ **(مرشد کا حق)** مرید کیلئے ضروری ہے کہ وہ یہ خیال کبھی نہ لائے کہ اب وہ اپنے مرشد کا حق پورا کر چکا ہے۔ اگرچہ اپنے مرشد کی ہزار برس خدمت کرے اور اس پر لاکھوں روپیہ بھی خرچ کرے اور پھر مرید کے دل میں اتنی خدمت اور اتنے خرچ کے بعد یہ خیال آیا کہ اب وہ کچھ نہ کچھ حق ادا کر چکا ہے (تو اسے طریقت میں ناقابل تصور نقصان پہنچے گا)۔

ادب نمبر ۶ :۔ **(سچائی اور یقین)** حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! تم بزرگوں کی صحبت سچائی اور یقین ہی کے ساتھ اختیار کرو۔ اگر وہ کسی سببِ ظاہری کے بغیر تم پر زیادتی کریں تو بھی تم صبر ہی کرو اور تم ان کے پاس پختہ ارادہ اور عاجزی ہی لے کر آؤ۔ پس اس طریقہ سے مرشد تمہیں فوراً ہی قبول فرمالیں گے۔

ادب نمبر ۷ :۔ **(سخت زلزلے)** حضرت سیدی علی بن وفار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے تمام وسائل، اسباب اور اپنے تمام معمولات کو جن پر اسے اعتماد ہے اپنے مرشد کے سامنے پیش کر دے، تاکہ مرشد ان تمام چیزوں کو فنا اور ختم کر ڈالے۔ پس اس وقت مرید کا اعتماد نہ اپنے علم پر رہے نہ عمل پر۔ ہاں! اللہ تعالیٰ کے بعد صرف اپنے مرشد ہی کے فضل پر اعتماد رہے اور یہ یقین رہے کہ اب مجھے تمام بھلائیاں اور خیر صرف میرے مرشد ہی کے واسطے سے پہنچیں گی۔ یہ سب چیزیں اس لئے ضروری ہیں کہ مرشد اس مرید کو دشمن کے منازل سے نکال کر مقاماتِ حق جل جلالہٗ تک پہنچا دے اور مندرجہ بالا حالت میں مرید کو بہت سخت زلزلے بھی (جن کے آنے کا بہت امکان ہے) ان شاء اللہ عزوجل کچھ حرکت نہیں دے سکیں گے۔

ادب نمبر ۸ :۔ **(سچائی)** مرید پر لازم ہے کہ مرشد کی خدمت میں ہر وقت سچائی

ہی کے ساتھ آئے اگرچہ روزانہ ہزار بار آنا نصیب ہو۔

ادب نمبر ۹:۔ **(بغیر مرشد کے اپنا کمال)** حضرت سیدی علی بن وفا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے بغیر مرشد اور ہادی کے کمال کا ارادہ کیا تو وہ مقصود کے راستے سے بھٹک گیا کیونکہ میوہ اپنی گٹھلی کے وُجود کے بغیر جو کہ اس کا اَصل ہے کبھی کامل نہیں ہوگا۔ تو مرید بھی اسی طرح اپنے مرشد کے وُجود کے بغیر کبھی کامل نہ ہو گا۔

ادب نمبر ۱۰:۔ **(حَسَد کی نُحوست)** مرید پر لازم ہے کہ جب اس کا مرشد اس کے پیر بھائیوں میں سے کسی ایک کو اس سے آگے بڑھادے تو وہ اپنے مرشد کے ادب کی وجہ سے اپنے اس پیر بھائی کی خدمت کرے اور حَسَد ہرگز نہ کرے۔ ورنہ اس کے جمے ہوئے پاؤں بھی پھسل جائیں گے اور اسے بڑا نقصان پیش آئے گا۔

اطاعتِ مرشد

ہاں! اگر کسی مرید کا یہ ارادہ ہے کہ وہ اپنے پیر بھائیوں سے آگے بڑھ جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے مرشد کی خوب اِطاعت کرے اور اپنے آپ کو ایسی صفات سے آراستہ کرلے جن کے ذریعہ وہ آگے بڑھ جانے کا مستحق ہو جائے اور اس وقت مرشد بھی اسے اُس پیر بھائی کی طرح دوسرے پیر بھائیوں سے آگے بڑھادے گا۔ کیونکہ مرشد تو مریدوں کا حاکم اور ان کے درمیان عَدْل کرنے والا ہوتا ہے اور بہت کم ہے کہ کوئی مرید اس مَرَض سے بچ جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔ (آمین)

ادب نمبر ۱۱:۔ **(دائمی عزت)** آپ مزید فرماتے ہیں کہ جب تو نے جان لیا کہ تیرا مرشد اللہ تعالیٰ کو جانتا ہے اور وہ تیرے اور تیرے رب کے درمیان واسطہ ہے اور ایک ایسا ذریعہ ہے، جس سے اللہ تعالیٰ تیری طرف متوجہ ہوتا ہے، تو تو اُس مرشد کی اِطاعت کو لازم کرلے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ دائمی عزت پائے گا۔

ادب نمبر ۱۲:۔ **(خدمتِ مرشد)** اور آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ جو عارف

باللہ کی خدمت کر، تیری خدمت کی جائے گی اور تو بالخصوص مرشد کے روبرو اس کی ممانعت سے بچ۔ ورنہ تو ملعون ہو جائے گا اور دھتکارا جائے گا۔ جیسا کہ شیطان ملعون ہو گیا۔ اور دھتکارا گیا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو ہی سجدہ کا تارک بن گیا۔

ادب نمبر ۱۳:۔ (**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگی**) حضرت سید علی بن وفا علیہ الرحمۃ مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ دکھانے والا تیرا مرشد ایک ایسی آنکھ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تیری طرف لُطف اور رَحمت سے دیکھتا ہے اور ایک ایسا منہ ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تیری طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کی رِضا سے راضی ہوتا ہے اور اس کی ناراضگی سے ناراض ہوتا ہے۔ پس اے مرید تو اس بات کو جان لے اور مرشد کی اِطاعت کو لازم کر لے اور دیکھ لے کہ تو کیا دیکھتا ہے۔

ادب نمبر ۱۴:۔ (**مرشِد کی ظاہری بشریت**) آپ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے مرشد کی صرف ظاہری بشریت دیکھی تو اس کی تمام کوشش ضائع ہو گئی اور اس وقت مرشد اس کے لئے جتنا بھی روشن راستہ کھولے وہ راستہ اس م کی رُوگردانی اور جُھٹلانے ہی کو بڑھائے گا کیونکہ بشر ہونے کی حیثیت سے آدمی ذ ت یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کی اِطاعت نہ کریں۔ پس یہ خاصیت اسے مرشد کی نصیحت اور ارشاد سننے سے مانع رہے گی۔ اگرچہ وہ ارشاد قرآن کا ارشاد ہی کیوں نہ ہو جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی عنایت اسے نہ گھیرے۔

ادب نمبر ۱۵:۔ (**مرشِد کی ہر بات پر صَبر**) جب مرشد کسی مرید کے معاملے میں اس کی مخالفت کرے اور اس کی خواہش کے برعکس کام کرے تو مرید کو صبر کرنا چاہئے اور یہ اس بات کی ایک بڑی دلیل ہے کہ مرشد نے اس مرید سے سچائی کی بو سونگھی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ اس سے مخالفت والا معاملہ نہ کرتا بلکہ یگانوں والا معاملہ کرتا یعنی نرمی اور موافقت وغیرہ۔

ادب نمبر ۱۶:۔ (**مرشِد سے دور**) حضرت سیدی علی بن وفا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں کہ جس مرید نے یہ گمان کیا کہ اس کا شیخ اس کے اسرار سے واقف نہیں ہے تو وہ مرید اپنے شیخ سے بہت دور ہے اگرچہ دن رات مرشد کے ساتھ ہی بیٹھا ہو۔

ادب نمبر ۱۷ :۔ **(مرشد کے دشمن)** آپ علیہ الرحمۃ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ اے مرید! تو حاسد اور اپنے شیخ کے دشمن کی بات کی طرف کان لگانے سے بچ۔ ورنہ وہ تجھے اللہ تعالیٰ کی راہ سے دور کر دیں گے۔

ادب نمبر ۱۸ :۔ **(مرید اعلیٰ مقام پر)** آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اے مرید! تو اپنے مرشد کے میٹھے کلام (حوصلہ افزائی) سے دھوکہ مت کھا یہ نہ سمجھ کہ تو اب اس کے نزدیک ایک اعلیٰ مقام کو پہنچ گیا ہے۔

ادب نمبر ۱۹ :۔ **(ناقص مرید)** مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے اوپر مرشد کے ادب کو اشد ضروری جانے اور مرشد سے کرامت کی طلب کبھی نہ کرے اور نہ ہی خلافِ عادت کسی کام کا وقوع چاہے اور نہ ہی کشف اور ان جیسی چیزوں کا مطالبہ کرے۔ جس شخص نے اپنے مرشد سے اس نیت سے کرامت چاہی کہ پھر وہ مرید اپنے مرشد کی اچھی اِتباع کرے گا تو ایسے مرید کا اب تک اعتقاد صحیح نہیں اور نہ ہی اسے یقین ہوا ہے کہ اس کا مرشد اہل اللہ کے طریقے سے بخوبی واقف ہے۔ یعنی ایسا مرید اب تک ناقص مرید ہے۔

ادب نمبر ۲۰ :۔ **(مرشد سے کرامت کی طلب)** حضرت مرشد ابُو العباس مرسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اے مرید! تو اپنے مرشد سے کرامت طلب کرنے سے بچ۔ تاکہ تو اس کرامت کی وجہ سے اس کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اِتباع کرے۔ کیونکہ یہ بے ادبی ہے اور دینِ اسلام میں تیرے شک کی علامت ہے کیونکہ جس ذات نے تجھے اس راہ کی طرف دعوت دی ہے وہ تیرا مرشد ہے۔

ادب نمبر ۲۱ :۔ **(مرشد کی ناراضگی کے وقت)** اے مرید! تو اپنے مرشد کی خفگی اور عتابوں کے وقت اپنے اوپر صبر کو لازم کر لے۔ اگر وہ تجھے دھتکارے تو

تو جدا مت ہو جا اور تو اس کی طرف دُزدیدہ نظر یعنی چھپی نگاہ سے دیکھتا رہ اور یہ بھی جان لے کہ بزرگانِ دین کسی بھی ایک مسلمان کو ایک سانس برابر بھی ناپسند نہیں سمجھتے۔ اور وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ سب مریدین کی تعلیم ہی کی غرض سے کرتے ہیں۔ **بعض مرتبہ مرشد کامل اسطرح اپنے مریدین و معتقدین کا امتحان بھی لیتے ہیں اور جو ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ ہی فَیضِ باطنی حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔**

ادب نمبر ۲۲ :۔(**مرشدِ کامِل کا مُقام**)آپ فرماتے ہیں کہ مرید کا اپنے مرشد کے مقام کو جاننا اللہ تعالیٰ کی معرفت سے زیادہ مشکل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کمال، بزرگی اور قدرت مخلوق کو معلوم ہے اور مخلوق ایسی نہیں (کہ اس کا کمال و بزرگی بھی مخلوق کو معلوم ہو) پس انسان اپنی طرح کی ایک مخلوق کے بلند مقام کو کس طرح جان سکتا ہے جو اس کی طرح کھاتا بھی ہو اور اس کی طرح پیتا بھی ہو۔

ادب نمبر ۲۳ :۔(**ہر دم اَدَب ملحوظ رہے**) آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اے مرید! تم اپنے مرشد کے ادب کو اپنے اوپر ہر دم لازم بنا ؤ اگرچہ وہ تم سے کبھی خوش روئی و خندہ پیشانی سے گفتگو نہ فرمائیں کیونکہ اولیاء اللہ کے قلوب، مثلِ قلوبِ بادشاہوں کے ہیں۔ فوراً ہی حِلم وبردباری سے ناراضگی، سزا دینے کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ جب ولی اللہ کا بازو تنگ ہو گیا تو اس کا ایذا دینے والا اسی وقت ہلاک ہو جائے گا اور جب کشادہ رہا تو اس وقت ثقلین (یعنی تمام جن اور تمام انسانوں) کی ایذا رسانی کو بھی برداشت فرمائیں گے۔

ادب نمبر ۲۴ :۔(**مرید کے دل کا اعتراض**) آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ مرشِد کو جائز ہے کہ وہ اپنے مرید کو ایک وظیفے کے ترک کرنے اور ایک دوسرے وظیفہ کے اختیار کرنے کا حکم فرمائے۔ پھر جب مرشد اسے کسی وظیفہ کے ترک کرنے کا حکم فرمائے تو مرید کو چاہئے کہ فوراً ہی امتثال امر (یعنی حکم مرشِد کی بجاآوری کرے)

اور مرید کو اپنے دل میں بھی اعتراض لانا جائز نہیں۔ مثلاً دل میں یوں کہے کہ وہ وظیفہ تو اچھا تھا، مرشد نے مجھے اس سے کیوں روکا۔

حکمتِ مرشد کیوں کہ بسا اوقات مرشد اس وظیفہ میں مرید کا ضرر دیکھتا ہے۔ مثلاً اس وظیفہ سے مرید کے اخلاص کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے نیز بہت سے اعمال ایسے ہوتے ہیں جو عند الشرع افضل ہوتے ہیں لیکن جب ان میں نفس کا کوئی عمل دخل ہو تو وہ عمل مفضول (یعنی کم درجہ والے) ہو جاتے ہیں اور مرید کو ان چیزوں کا پتہ نہیں چلتا ہے۔ لہٰذا مرید کو چاہئے کہ وہ ہر وقت ! امتثالِ امر (یعنی حکم کی جا آوری) ہی کرتا رہے اور اپنے آپ کو خطرات و وساوس کے آنے اور شبہات کے پیدا ہونے سے بچائے۔

ادب نمبر ۲۵ :۔ **(ضروری احتیاط)** آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب بھی مرشد تمہارے سامنے بظاہر خوش خوش اور تبسم فرماتے ہوئے نظر آئیں، تب بھی تم ان سے ڈرو اور ان کے پاس ادب ہی سے بیٹھو کیونکہ مرشد کبھی کبھی بارش اور رحمت کی صورت میں تلوار کی مانند ہوتا ہے۔ (یعنی گرفت بھی کر سکتا ہے۔)

ادب نمبر ۲۶ : **(مرشد کی ہر بات اہم ہے)** آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اے مرید! تیرا مرشد جو کلام تیرے دل میں بودے تو اس کو بے ثمرہ ہرگز مت سمجھ۔ کیونکہ بعض اوقات اس کلام کا ثمرہ مرشد کے انتقال کے بعد ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اس کی کھیتی ان شاء اللہ تعالیٰ برباد نہیں ہو گی۔ پس اے بیٹے! ہر اس بات کو جو تو اپنے مرشد سے سنے اسکی خوب حفاظت کر اگرچہ اس بات کو سننے کے وقت تو اس کے فائدے کو نہ سمجھے۔

ادب نمبر ۲۷ : **(مرشدِ کامل کی زیارت)** مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کے چہرے کو ٹکٹکی باندھ کر نہ دیکھے بلکہ جہاں تک ہو سکے اپنی نظر نیچے رکھے اور اس بات کے لطف کو کتابوں میں نہیں لکھا جا سکتا۔ سالک لوگ ہی اسے چکھتے ہیں اور نبی

کریم ﷺ کی عاداتِ مبارکہ میں سے ایک عادت یہ تھی کہ آپ اپنی نظر مبارک کسی شخص کے منہ پر سیدھی نہیں ڈالتے تھے اور آپ ﷺ جب چاند کو دیکھتے تو اس سے بھی اپنا چہرہ مبارک فوراً ہی ہٹالیا کرتے۔

اور میرے سردار علی مرصفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہاں! اگر مرید اپنے مرشد کے اَدَب کے مقام میں ثابت قدم ہو جائے اور مرشد کے چہرے مبارک کی طرف اکثر نگاہ رکھنے سے اس کی اہانت لازم نہ آئے تو پھر کوئی نقصان نہیں ہے۔

ادب نمبر ۲۸ :۔ **(اجازت کے بغیر وظائف)** میں (یعنی عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ) نے اپنے سردار علی مرصفی علیہ الرحمۃ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ مرید کو لائق نہیں کہ وہ اپنے مرشد کی اجازت کے بغیر کسی وظیفے یا کسی ہنر میں مشغول ہو جائے۔

ادب نمبر ۲۹ :۔ **(خاص خیال)** مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کی طرف پاؤں کبھی نہ پھیلائے۔ شیخ زندہ ہو یا وفات پا گئے ہوں، رات ہو یا دن، ہر وقت خواہ مرشد حاضر ہوں یا غائب دونوں میں مرشد کے ادب کی رعایت اور نگہبانی کرے۔

ادب نمبر ۳۰ :۔ **(مرید پر حق)** مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کے کپڑے اور جوتی مبارک کو نہ پہنے اور مرشد کے بستر پر نہ بیٹھے اور مرشد کی تسبیح پر وظیفہ نہ پڑھے نہ مرشد کی موجودگی میں اور نہ مرشد کی غیر موجودگی میں۔ ہاں! جب مرشد ان چیزوں کے استعمال کی خود اجازت دے تو پھر دُرست ہے۔

(بہت سے عُشاق کو دیکھا گیا ہے کہ وہ مرشد کے شہر میں ادباً ننگے پاؤں رہتے ہیں، مرشد کے سائے پر اپنے پیر رکھنے سے بچاتے ہیں، اور چلتے وقت احتیاط کرتے ہیں کہ جہاں مرشد کے قدم پڑیں۔ وہاں پاؤں نہ رکھیں۔ مرشد کی طہارت و وُضو کی جگہ کو ادباً استعمال نہیں کرتے اور کوشش کرتے ہیں کہ مرشد کی موجودگی میں وُضو قائم رہے،

جس طرف مرشد کا گھر یا مزار ہو اس طرف قصداً پیٹھ یا پاؤں بھی نہیں کرتے)۔

ادب نمبر ۳۱ :۔ (**تحفہ مرشد کی حفاظت**) مشائخ کبار رحمہم اللہ نے فرمایا کہ جب مرشد اپنے مرید کو کوئی کپڑا، نعلین، عمامہ، ٹوپی یا مسواک مبارک عطا فرمائے تو یہ درست نہیں کہ وہ اس کو کسی دنیوی چیز کے بدلے میں بیچ ڈالے کیونکہ بسا اوقات مرشد اس چیز میں مرید کے لئے کامل لوگوں کے اخلاق (یعنی خصوصی فیض) ڈال کر اس کے سپرد کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضورِ کریم علیہ السلام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چادر لپیٹ کر دے دی اور وہ زیادہ بھولنے والے تھے پس انہوں نے فرمایا کہ پھر میں نے اس کے بعد جو سنا یاد دیکھا اسے نہیں بھولا۔

ادب نمبر ۳۲ :۔ (**اِمداد کا دروازہ**) مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے دل کو اپنے مرشد کے ساتھ ہمیشہ مضبوط باندھے ہوئے رکھے اور ہمیشہ تابعداری کرتا رہے اور ہمیشہ اعتقاد رکھے کہ **اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام امداد کا دروازہ صرف اس کے مرشد ہی کو بنایا ہے** اور یہ کہ اس کا مرشد ایسا مظہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے مرید پر فیوضات کے پلٹنے کے لئے صرف اسی کو معیّن کیا ہے اور خاص فرمایا ہے اور مرید کو کوئی مدد اور فیض مرشد کے واسطہ کے بغیر نہیں پہنچتا۔ اگرچہ تمام دنیا مشائخ عظام سے بھری ہوئی ہو۔ **یہ قاعدہ اس لئے ہے کہ مرید اپنے مرشد کے علاوہ اور سب سے اپنی توجہ ہٹا دے کیونکہ اس کی امانت صرف اس کے مرشد کے پاس ہوتی ہے۔ کسی غیر کے پاس نہیں ہوتی۔**

دستورِ الٰہی عزوجل

حضرت شیخ زین الدین الخوانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مرید پر واجب ہے کہ اپنے مرشد سے استمداد کو بعینہٖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استمداد سمجھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استمداد کو بعینہٖ اللہ تعالیٰ سے استمداد سمجھے تاکہ مرید اس طریقے سے اہل اللہ کے طریقے کو پہنچ جائے۔

اللہ عزوجل قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیۡ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلُ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبۡدِیۡلًا ○
(سورہ الفتح آیت نمبر ۲۳)

ترجمہ کنزالایمان :۔ اللہ کا دستور ہے کہ پہلے سے چلا آتا ہے اور ہر گز تم اللہ کا دستور بدلتا نہ پاؤ گے۔

ادب نمبر ۳۳ :۔ **(مرشدِ کامل کا دشمن)** میں (یعنی عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ) نے اپنے سردار شیخ علی مرصفی علیہ الرحمۃ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ مرید کے آداب میں سے ایک ادب یہ ہے کہ **مرشد جس شخص سے دشمنی کریں مرید بھی اس سے دشمنی کرے اور مرشد جس سے دوستی رکھے، مرید بھی اس سے دوستی رکھے۔**

ادب نمبر ۳۴ :۔ **(ترقی کا راز)** مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کے کمال کا پختہ اعتقاد رکھے تاکہ تردد کے مرض سے بچ جائے اور فوراً ترقی کرلے۔

ادب نمبر ۳۵ :۔ **(اگر مرشد ناراض ہو جائیں)** مرید پر لازم اور واجب ہے کہ جب مرشد اس پر ناراض ہو جائیں تو فوراً ہی اس کو راضی کرنے کی کوشش میں لگ جائے اگرچہ اسے اپنی خطاء کا پتہ نہ چلے۔ جس مرید نے اپنے مرشد کو راضی کرنے کی طرف جلد بازی نہ کی تو یہ اس مرید کی ناکامی کی دلیل و علامت ہے۔

شہزادہ امام شعرانی علیہ الرحمۃ

میں (یعنی عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ) نے اپنے بیٹے عبد الرحمٰن سے جن کی عمر پانچ برس تھی سنا، اس نے کہا کہ ابا جان! سچا مرید وہ ہے کہ جب مرشد اس پر ناراض ہو جائے تو اسکی روح نکلنے کے قریب آجائے اور وہ نہ کھائے اور نہ پیئے اور نہ ہنسے اور نہ سوئے۔ یہاں تک کہ اس کا شیخ اس پر راضی ہو جائے۔ پس بچپن کی عمر میں بیٹے کی ایسی بات کہنے سے مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اس کو

اپنے خواص اولیاء سے بنائے۔ (امین بِجَاہِ النَّبِی الْاَمِیْن)

ادب نمبر ۳۶ : (**مرشدِ کامل کی نیند**) مرید پر لازم ہے کہ اپنے مرشد کی نیند کو اپنی عبادت سے افضل سمجھے کیونکہ مرشد امراض باطنیہ سے محفوظ ہوتا ہے اور اس کی نیند عبادتِ الٰہی میں سستی کی بناء پر نہیں ہوتی، وہ ذوق کے مشاہدہ کے لئے سوتا ہے۔ اے میرے بھائی تو جان لے کہ جس شخص نے اپنی عبادت کو اپنے مرشد کی نیند سے افضل سمجھا، وہ عاق یعنی نافرمان ہو گیا اور عاق کا کوئی بھی عمل آسمان کی طرف نہیں اٹھایا جاتا۔

ادب نمبر ۳۷ :۔ (**مرشد کے عیال کی خدمت**) میں (یعنی عبدالواہاب شعرانی علیہ الرحمۃ) نے اپنے سردار علی مرصفی علیہ الرحمۃ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ مرید کے لئے ایک ادب یہ ہے کہ وہ اپنے مرشد کی اولاد اور عیال کو جس چیز کی بھی انہیں ضرورت ہو، مرشد کی موجودگی و غیر موجودگی دونوں حالتوں میں مقدور بھر خرچ مہیا کر کے دیدے۔ اگر مرید اپنے کپڑے یا عمامہ کے علاوہ اور کوئی چیز نہ پائے تو وہ ان چیزوں ہی کو بیچ دے اور ان کی رقم سے جس چیز کی مرشد کے اہل و عیال کو حاجت ہے انہیں لے کر دے۔

ادب کی خوشبو اپنے مرشد کے عیال کے لئے اپنی پگڑی اور کپڑے کے ایک ٹکڑے کے بیچنے کو وہ شخص پسند نہیں کرے گا، جس نے اپنے مرشد کے ادب کی بو نہ سونگھی ہو۔ کیونکہ آداب الٰہیہ میں سے ایک ادب جو مرشد نے اس مرید کو سکھایا دونوں جہاں اس کے برابر نہیں ہو سکتے ہیں پس پگڑی اور کپڑے کا ایک ٹکڑا یہاں کیا حیثیت رکھتے ہیں نیز جاننا چاہئے کہ جب کوئی مرید اپنے مرشد اور اس کے عیال پر اپنا تمام مال بھی خرچ کر دے تب بھی وہ مرید یہ گمان نہ کرے کہ میں اپنے مرشد کے سکھائے ہوئے ایک ادب کا حق ادا کر چکا ہوں۔

ذرا سی غفلت محترم بھائیو! آپ نے ان مختصر آداب کو پڑھ کر اندازہ لگا لیا ہو گا کہ

مرید کو ہر وقت کس قدر محتاط اور باادب رہنا چاہئے کہ ذرا سی غفلت اور بے احتیاطی دین و دنیا کے بہت بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے۔ جس کی شاید تلافی بھی نہ ہو سکے۔ اس لئے مرید کو چاہئے کہ خلوت ہو یا جلوت عاجزی کے ساتھ ہی رہے۔

افعالِ خضر علیہ السلام

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت الشاہ اَحمد رضا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، بیعت ارادت کہ مرید اپنے ارادہ و اختیار سے یکسر باہر ہو کر اپنے آپ کو شیخ و مرشد ہادی برحق کے ہاتھ میں بالکل سپرد کر دے۔ اسے مطلقاً اپنا حاکم و متصرف جانے۔ اس کے چلانے پر راہِ سلوک چلے، کوئی قدم بے اس کی مرضی کے نہ رکھے اس لئے اس کے بعض یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ کام اگر اس کے نزدیک صحیح نہ معلوم ہوں تو انہیں افعالِ خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثل سمجھے اپنی عقل کا قصور جانے، اس کی کسی بات پر دل میں اعتراض نہ لائے۔ اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے۔

(حضرت خضر علیہ السلام کے واقعات میں وہ باتیں صادر ہوتی تھیں بظاہر جن پر اعتراض تھا پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے تو ظاہر ہو جاتا تھا کہ حق یہی تھا جو انھوں نے کیا) غرض اس کے ہاتھ میں مردہ بدستِ زندہ ہو کر رہے۔ یہ بیعتِ سالکین ہے اور یہی مقصودِ مشائخ مریدین ہے۔ یہی اللہ عزوجل تک پہنچاتی ہے۔ یہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین سے لی ہے۔

مرشدِ کامل کا حکم

جیسے سیدنا عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی و دشواری ہر خوشی و ناگواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور صاحبِ حکم کے کسی حکم میں چوں و چرا نہ کریں گے۔ شیخِ ہادی کا حکم، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ عزوجل کا حکم ہے جس میں مجال دم زدن نہیں۔ (فتاویٰ افریقہ صفحہ ۱۵۰)

امامِ اہلسنت علیہ الرحمۃ مزید فرماتے ہیں کہ پیروں پر اعتراض کرنے سے بچے

کہ یہ مریدوں کے لئے زہرِ قاتل ہے۔

ظاہری نگاہ محترم بھائیو! اکثر ظاہر بین مرشدِ کامل کے فرمان، فیصلے، اور طریقِ کار کی حکمت سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں اور وسوسوں کا شکار ہو کر برباد ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ مرشدِ کامل کے ہر ہر حکم میں بے شمار اسرار پوشیدہ ہوتے ہیں۔ جسے ہر ایک سمجھنے سے قاصر ہوتا ہے۔ مرشدِ کامل اپنی نگاہ ولایت سے جانچ کر کوئی فیصلہ فرماتے ہیں۔ جس کو سمجھنا ظاہر بین کے لئے ناممکن ہوتا ہے۔

جانشین جیسا کہ کتابِ خاتمہ ترجمہ آدابُ المریدین کے دیباچہ میں صفحہ نمبر ۱۴ پر تحریر ہے کہ ۱۵ رمضان ۷۵۷ھ مطابق ۱۰ ستمبر ۱۳۵۷ء کو حضرت شیخُ السلام خواجہ **نصیرُ الدین مَحمود چراغ دہلوی** علیہ الرحمہ پر اچانک بیماری کا غلبہ ہوا تو لوگوں نے عرض کیا کہ مشائخ اپنے وصال کے وقت کسی ایک کو ممتاز قرار دے کر اپنا جانشین مقرر فرماتے ہیں۔

مدنی فہرست حضرت شیخُ الاسلام علیہ الرحمہ نے فرمایا اچھا مستحق لوگوں کے نام لکھ کر لاؤ۔ مولانا زینُ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے باہمی مشورہ سے ایک فہرست پیش کی جس میں آپ کے مریدِ خاص **حضرت گیسُو دراز** علیہ الرحمہ کا نام شامل نہ تھا یعنی اس وقت مولانا زین الدین رحمۃ اللہ علیہ سب سے اہم ذمہ دار ہو نگے جبھی یہ اُہم کام ان کو سونپا گیا اور ظاہری طور پر حضرت گیسُو دراز علیہ الرحمہ کو اتنا اہم نہیں سمجھا جاتا ہو گا۔ جبھی آپ کا نام جانشین کے لئے شامل نہ کیا گیا۔

نگاہِ باطن مگر حضرت شیخُ الاسلام جو کہ نگاہِ باطن سے وہ کچھ ملاحظہ فرما رہے تھے جن سے یہ لوگ بے خبر تھے۔ آپ نے فہرست دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ تم کن لوگوں کے نام لکھ لائے ہو؟ ان سب سے کہہ دو خلافت کا بار سنبھالنا ہر شخص کا کام نہیں۔ اپنے اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر کریں یعنی اس فہرست میں کس قدر غور و خوض کے بعد اہم ترین اور بظاہر باصلاحیت شخصیتوں کو چُنا گیا ہو گا۔ **مگر نگاہِ**

مرشِد کے اِسرار کو سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ مولانا زین الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اس فہرست کو مختصر کر کے دوبارہ پیش کیا اس فہرست میں بھی حضرت گیسُودراز علیہ الرحمۃ کا نام نہ تھا۔

ولی کی جانچ اب شیخُ الاسلام نے فرمایا کہ "سید محمد حضرت خواجہ گیسُو دراز علیہ الرحمۃ" کا نام تم نے نہیں لکھا۔ حالانکہ وہی تو اس بارِ گراں کو اٹھانے کی اہلیت رکھتے ہیں یہ سن کر سب تھر تھر کانپنے لگے اب **حضرت خواجہ گیسُو دراز** علیہ الرحمۃ کا نام بھی فہرست میں لکھ کر حاضر ہوئے حضرت شیخُ الاسلام نے اس نام پر "حکم صادر" فرمادیا۔ اس وقت حضرت گیسُودراز علیہ الرحمۃ کی عمر ۳۶ سال سے کچھ زیادہ نہ تھی۔

محترم بھائیو! ہماری نگاہ ظاہری صلاحیت اور شخصیت کو دیکھتی ہے، مگر مرشدِ کامل اپنی نگاہِ ولایت سے کھرے کھوٹے کی پہچان کر کے بہتر ہی کو سامنے لاتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ اور مرشد کی بے ادبی سے محفوظ فرمائے۔ (اٰمین بجاہ النبی الامین ﷺ)

بے ادبی کا انجام

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کا ایک مرید آپ سے ناراض ہو گیا اور یہ سمجھا کہ اسے بھی مقامِ معرفت حاصل ہو گیا ہے۔ اب اسے مرشد کی ضرورت نہیں رہی۔ ایک دن وہ آپ کا امتحان لینے کے لئے آیا۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ اس کے دل کی کیفیت سے آگاہ ہو گئے۔ اس نے آپ سے کوئی بات پوچھی۔ آپ نے فرمایا۔ لفظی جواب تو یہ ہے کہ اگر تو نے اپنا امتحان کر لیا ہوتا تو میرا امتحان لینے نہ آتا اور معنوی جواب یہ ہے کہ میں نے تجھے ولایت سے خارج کیا۔ اس جملے کے فرماتے ہی اس مرید کا چہرہ کالا ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تجھے خبر نہیں کہ اولیاء واقفِ اسرار ہوتے ہیں۔ (کشف المحجوب، ص ۲۰۹)

دربدر کی وہ ٹھوکروں میں ہے
ترے در سے جو ہے پھرا مرشد

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے جدِ مرشد

حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں قدس سرہ فرماتے ہیں۔

سالک کو ہمیشہ **باوُضُو** رہنا چاہیئے تھوڑی دیر کیلئے بھی بلاوُضُو نہ رہے۔ ہر وُضُو کے بعد دو رَکعت نَفل **(تَحِیَّۃُ الوُضُو)** ادا کرے۔ یہ حضراتِ صوفیائے کرام کے بہت طاقتور اعمال میں سے ایک عَمَل ہے۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا کہ وُضو مسلمان کا ہتھیار ہے اس کام میں بڑے فائدے پوشیدہ ہیں اور ان کی بنیاد بہت مضبوط ہیں۔ (مضبوط بنیادوں پر اونچی عمارت بنائی جاسکتی ہے) بے وُضُو کھانے سے پرہیز کریں اور باطن کی طرف ہمیشہ توجہ کرتا رہے کھانا کھانے کے بعد یہ دعا ضَرور پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوئی تو پھر اس کھانے پر خدا کی طرف سے کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ وہ دعا یہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط

چاشت کی نماز لازمی پڑھیں۔ اس نماز کو ضَروری سمجھے۔ اور کبھی نہ چھوڑے۔ اس نماز میں لاتعداد فائدے پوشیدہ ہیں۔

حوالہ: (آدابُ السالکین صفحہ نمبر ۲۸)